وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ

النساء ۱۰۱

مہدویت میں

تالیف

الحاج مولانا حضرت سید محمد عرف روشن میاں صاحب مدظلہٗ زاد عزہٗ (اہل ہستیرہ)

صدر ندوۃ المصنفین مہدویہ و رکن مجلس علمائے مہدویہ ہند

باہتمام

عالیجناب سید باقر خوندمیری صاحب گنتہ واڑ زاد عزہ مبارک (اہل ہستیرہ)

ناشر

مجلس علمیہ مہدویہ، حیدرآباد ۲۴ - ہند

ھدیہ: 1.00

معاونین کے لیے بلا ھدیہ

پیش لفظ

نمازِ قصر کی ادائی اور اِس موضوع پر تفصیلی معلومات فراہم کرنے والی ایک مستقل تصنیف کی کمی، عرصہ دراز سے قوم مہدویہ میں محسوس کی جا رہی تھی۔ الحمدللہ کہ زیرِ نظر کتاب "مہدویت میں نمازِ قصر" کے بعد اب یہ کمی باقی نہیں رہی ——
خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور خاتم الاولیاء حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقوال، احوال اور روشِ مبارک سے، اَئمہ فقہ حنیفہ رحمہم اللہ علیہم اجمعین کی بیان فی اللہ بیان کردہ تفصیلات کی توثیق کے علم، واقفیت اور آگاہی کے بعد، اِس موضوع پر ہر ایک کے لیے تشفی بخش طمانیت کا حاصل ہونا ایک یقینی امر ہو چکا ہے۔

"مجلسِ علمیہ مہدویہ" کی جانب سے نشر و اشاعت پانے والی اِس تصنیفِ حنیف کی وجہ سے یقین ہے کہ اہم دینی مسئلہ کی تفصیلات سے معزز برادرانِ قوم کو استفادہ اور عمل میں یکسانیت اختیار کرنے کا بہتر موقع مل جائے گا۔

خاکسار

سید باقر

۶/ نومبر ۱۹۸۳ء

۳۰/ محرم ۱۴۰۴ھ

روز یکشنبہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نمازِ قصر

چار رکعت والی فرض نماز میں قصر (کمی کے ساتھ) نماز ادا کرنا

نحمدہٗ ونستعینہ ونستغفرہٗ ونؤمن بہ ونتوکل علیہ

امّا بعد :

چار رکعت والی فرض نمازوں (یعنی ظہر، عصر، عشاء) میں قصر کرنا یعنی تعدادِ رکعت میں کمی کرنا قرآن، حدیث اور اجماع سے ثابت ہے۔ اماماحضرت مہدی علیہ السلام نے بھی قصر کیا ہے۔ تفصیلی بیان آگے آئے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

"واذا ضربتم فی الارض فلیس علیکم جناح ان تقصروا من الصّلوٰۃ اِنْ خفتم ان یفتنکم الذین کفروا۔" (النساء۔ ۱۰۱)

یعنی جب تم زمین پر سفر کرنے کے لیے نکلو تو نماز قصر کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے جب کہ تم کو کافروں سے فتنے کا اندیشہ ہو۔

اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ قصر کی نماز کا حکم خوف کی حالت میں ہے اور یہ کہ امن کی حالت میں بھی قصر کی جائے، ظاہر نہیں ہوتا، لیکن صحیح حدیثوں اور اجماع سے یہ امر ثابت ہے۔ منجملہ ایسی احادیث کے وہ ہے جو یعلی بن امیہ سے مروی ہے۔

قلت لعمر مالنا نقصر وقد امنا؟ فقال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال صدقۃ تصدق اللہ بھا علیکم فاقبلوا صدقتہٗ۔ (رواہ مسلم)

یعنی یعلی بن امیہؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرؓ سے پوچھا کہ امن کی حالت میں ہمارے لیے قصر کا کیا حکم ہے؟ انھوں نے فرمایا کہ اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے عرض کیا تھا، انہوں نے ارشاد فرمایا کہ یہ ایک عنایت ہے جو اللہ تعالیٰ نے تم پر فرمایا ہے تو اس کی عنایت کو تم قبول ہی کرو۔ (کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ)

ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ :

صحبت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکان لا یزید فی السفر علی رکعتین و ابوبکر و عمر و عثمان کذالک ۔ (متفق علیہ)

یعنی میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم سفر رہا ہوں، حضور صلعم نے کبھی دو رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھا۔ حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

اس پر سب متفق ہیں اور یہ بھی ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے بعد اہلِ مکہ کے ساتھ بہ حیثیت امام کے چار رکعت والی فرض نماز قصر پڑھی اور دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دیا۔ پھر لوگوں کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ: اَتِمُّوا صَلاتکم فانا قوم سفر (معلوم ایسا ہوتا ہے کہ مقیم مقتدیوں کے سلام پھیرنے سے پہلے ہی بہ آوازِ بلند حضورؐ نے یہ حکم سُنا دیا)۔

یعنی تم لوگ اپنی اپنی (بقیہ) نمازیں پوری کرو، میں مسافر ہوں۔ (کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ)

نیز روایت ہے انسؓ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نکلتے تھے تین منزل تو قصر کرتے تھے (شرح وقایہ ص ۱۵۳)

نیز واضح ہو کہ قصر کے شرعی حکم ہونے میں امت کا اجماع ہے۔ نیز موضح القرآن میں مذکور ہے: سفر جو تین منزل کا ہو، اُس میں چار رکعت میں سے دو رکعت ہی پڑھنی چاہئیں اور کافروں کے ستانے کا ڈر اُس وقت تھا جب کہ یہ حکم آیا مگر معافی رہی ہر وقت (ہمیشہ) کے لیے اور نماز پوری نہ پڑھے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی بخشش سے لاپرواہی ہوتی ہے۔

نیز "چراغِ دین نبوی" مولفہ حضرت سید پیر محمد صاحبؒ میں بھی یہ عبارت درج ہے کہ اگر کوئی شخص سفر میں یہ نمازیں پوری چار رکعت پڑھے تو خدائے تعالیٰ کی بخشش اور انعام سے رُوگردانی ہوتی ہے اور اس وجہ سے گنہگار رہے گا۔ (چراغِ دین نبوی۔ ص: ۸۴)

قومِ مہدویہ کے نزدیک ان سب باتوں کے علاوہ تواتر کے ساتھ ثابت، ایک اور اہم ترین دلیلِ قطعی یہ ہے کہ امام آخرالزماں خلیفۃ الرحمان حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والتسلیم (ابی و امی فداہٗ) نے ہجرت کے دَوران مقام بَڑلی میں، حالتِ امن میں (یعنی کسی بھی دشمن کا کوئی خوف آپؑ کو نہ تھا) اور کسی بھی قسم کی صعوبت اور تکلیف نہ رہنے کے باوجود (جیسا کہ آگے خراسان کے سفر میں تکالیف پیش آئی ہیں) محض عزمِ سفر رکھنے کے باعث، نماز قصر ادا کرتے رہے۔ چنانچہ روایت ہے:

(۱) "آنحضرت پیش ازیں عزمِ سفر داشتہ بودند بداں سبب نماز قصر ادا می کردند"۔ (مولود مصنفہ میاں عبدالرحمٰن قلمی)

یعنی آنحضرت (مہدی علیہ السلام) اس سے پہلے، سفر کا ارادہ رکھتے تھے اسی سبب سے نمازِ قصر ادا فرماتے تھے۔ جب حضرت مہدی علیہ السلام کا ارادہ وہاں مقیم ہونے کا ہو گیا تو قصر کو ترک کیا اور چار رکعتیں ادا کرنا شروع فرمایا۔ چنانچہ روایت ہے:

(۲) "سفر کی نیت سے جو فرض کی دو رکعتیں (قصر) ادا فرماتے تھے اب اقامت کی نیت کر کے چارگانی ادا فرمانے لگے"۔ (سیر مسعود ص ۶۸ انتخاب الموالید ب)

(۳) نیز حضرت مولوی سید حسین صاحب محمودیؒ نے اپنی تصنیف "الہدی الموعود" کے صفحہ ۲۸۱ پر تحریر فرمایا ہے:

"امام علیہ السلام نے پیراں پٹن سے روانہ ہوکر موضع بڑلی میں اقامت فرمائی۔ یہ مقام چونکہ پٹن سے صرف براہِ سدراسن تین کوس پر واقع ہے، مضافاتِ پٹن میں داخل ہے، یہاں پہنچ کر قصر نماز موقوف کی۔ [المہدی الموعود ۲۸۱]

(۴) "سوانح مہدی موعودؑ" مصنفہ حضرت سید ولی صاحبؒ سکندرآبادی، مطبوعہ کے صفحہ (۴۴) پر، اظہارِ دعوتِ موکد اور خراسان کو ہجرت" کے تحت، بڑلی کے عنوان کے ضمن، اس طرح مرقوم ہے:

"انتخاب الموالید میں ہے کہ جناب سیدنا مہدی موعود علیہ السلام پٹن سے مع اصحابؓ کے جب بڑلی گئے" قصرِ نماز کو موقوف کیا۔" "سراج منیر" مولفہ حضرت خوب میاں صاحب اہلِ پالن پور کے صفحہ ۱۱۰ پر بھی یہ تذکرہ مرقوم ہے۔

حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے بڑلی میں قصر نماز کے عمل شریف کے بعد، جو تواتر سے قوم میں ثابت بھی ہے، امن کی حالت میں اور مشکلات و صعوبتوں کے بغیر کیے جانے والے سفر میں بھی قصر نماز ادا کرنے کے لزوم کے سلسلہ میں کبھی کوئی تشنگی باقی نہیں رہی ــــ جس طرح حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تھا کہ: "یہ ایک عنایت ہے جو اللہ تعالیٰ نے تم پر فرمایا ہے، اس عنایت کو قبول کرو۔" اور ابن عمرؓ کی روایت سے ثابت ہے کہ خود حضور اکرم صلعم نے دو رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھا، اور قومی کتب سے ثابت ہے کہ امامنا حضرت مہدی موعود علیہ السلام خود بھی اس عنایت کو قبول کرکے قصر نماز ادا فرماتے اور دو رکعت ہی پڑھتے ہیں تو مہدویہ کے نزدیک بھی سفر میں قصر نماز کی ادائی متحقق اور ثابت ہے۔

قصر نماز صحیح ہونے کی ایک شرط یہ ہے کہ یک طرفہ سفر کی مسافت، بعض حنفیہ کے پاس چوبیس فرسخ اور مالکیہ، شافعیہ، حنابلہ کے پاس سولہ فرسخ ہو۔ ایک فرسخ تین میل کا ہوتا ہے۔ نیز اس میں یہ شرط نہیں ہے کہ یہ مسافت، مدتِ مقررہ، ایک دن اور ایک رات ہی میں طے ہو۔ اگر یہ فاصلہ اس سے کم، خواہ ایک لحظہ میں طے ہو جائے مثلاً ہوائی جہاز سے یہ فاصلہ طے کرلیا جائے تب بھی قصر کرنا ہوگا۔ اس پر سب کا اتفاق ہے۔ چنانچہ مرقوم ہے:

ولا يشترط ان يقطع هذه المسافة فى المدة المذكورة - يوم وليلة - فلو قطعها فى اقل منها ولو فى لحظة صح القصر، كما اذا كان مسافراً بالطائرة ونحوها، وهذا متفق عليه۔ [کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعۃ۔ مطبوعہ مصر صفحہ ۴۷۳]

واضح ہو کہ جب تک سفر کی نیت نہ کی جائے قصر کرنا صحیح نہ ہوگا۔ چنانچہ اس پر چاروں ائمہ فقہ کا اتفاق ہے اور نیتِ سفر کے لیے یہ شرط ہے کہ ابتدائے سفر ہی سے اس پوری مسافت کو طے کرنے کی نیت ہو۔ یعنی اگر کوئی شخص یوں ہی منہ اُٹھا کر چل پڑا اور خبر نہیں کہ کہاں جانا ہے تو اس میں قصر درست نہ ہوگا، خواہ تمام زمین کے گرد کوئی شخص پھر جائے، کیونکہ قصر کے فاصلہ تک جانے کا ارادہ نہیں ہوا۔ ایک دوسری شرط ارادہ کا مستقل ہونا بھی ہے یعنی ارادہ کسی دوسرے کا تابع نہ ہو۔ لہٰذا جو شخص سفر میں دوسرے کا تابع ہو، اس کی نیت سے کچھ نہیں ہوتا، جب تک کہ جس کا وہ تابع ہے اولاً خود اس کی نیت نہ ہو۔ مثلاً کوئی بیوی اپنے خاوند کے ساتھ سفر میں ہے یا سپاہی اپنے سردار کے ساتھ، یا ملازم آقا کے ساتھ ہم سفر ہے۔ اب اگر بیوی نے بطورِ خود قصر کے قابل مسافت کا ارادہ کرلیا لیکن خاوند نے نہیں کیا تو بیوی کو قصر نہ کرنا چاہیئے۔ یہی حال دوسری صورتوں کا [illegible] ہے۔ صحتِ قصر کی ایک شرط

علمائے امتِ "فقہ مبشرانِ مہدیؑ" ہیں۔ (شواہد ص: ۲۴۷) اور فقہ (قرآن، حدیث، اجماع اور قیاس [illegible]) ... ہے۔ [illegible] احکامِ شرعیہ کا علم اور ان کی تفصیل کے ساتھ "فقہ" کہلاتا ہے، چنانچہ مرقوم ہے "الفقه: العلم بالاحکام الشرعية العملية من ادلتها التفصيلية" [illegible] ... تمام امور درست ادا نہیں ہوسکتے۔ چنانچہ حضرت مہدی علیہ السلام نے حکم فرمایا کہ "علم مابُدّی جاننا چاہیئے۔ تاکہ [illegible] ... [illegible]

یہ بھی ہے کہ سفر مباح ہو اور حرام نہ ہو۔ حنفیہ کے پاس سفر کی نیت کے لیے بالغ ہونا شرط ہے۔ دوسرے تینوں اماموں کے پاس اگر کوئی نابالغ لڑکا ایسے سفر کا ارادہ کرے جس میں قصر عائد ہوتا ہے تو اسے نمازِ قصر پڑھنا چاہیے۔

سفر کی نیت کرکے اپنی قیام گاہ سے نکلنے والے مسافر کو، قصر کی نماز کی ادائی کہاں سے شروع کرنا چاہیے اس سلسلے میں چاروں اماموں کے پاس تھوڑا سا اختلاف ہے۔ تفصیل کا یہ موقع نہیں۔ مختصراً یہاں اتنا کافی ہے کہ اپنی بستی یا شہر کے آخری کنارہ کو پار کرلے اور وہ شہر اُس کی نظروں سے اوجھل ہوجائے تو نمازِ قصر کی ادائی شروع کردے۔ نمازِ قصر کی حیثیت کے بارے میں حنفیہ کہتے ہیں کہ قصر کرنا واجب ہے۔ لہٰذا مسافر کے لیے پوری نماز کا پڑھنا مکروہ ہے (واجب کا درجہ، حنفیہ کے پاس فرض سے کم اور سنّتِ مؤکدہ کے برابر ہے) اس طرح پوری نماز پڑھنے والے کو قیامت کے روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے محرومی ہوگی۔

مالکیہ قصر نماز کی ادائی کو سُنّتِ مؤکدہ بتاتے ہیں۔

شافعیہ کہتے ہیں کہ ایسے مسافر کے لیے جو اتنی دُور سفر کرے جس میں قصر ہوتا ہے، جائز ہے کہ نماز میں قصر کرے اور پوری پڑھنا بھی جائز ہے۔ تاہم پوری پڑھنے سے قصر کرنا، افضل و اعلیٰ ہے۔ (یعنی عالیت قصر پڑھنے میں ہے)

حنفیہ کہتے ہیں کہ مسافر کا مقیم کے پیچھے نماز پڑھنا صرف وقتِ نماز کے اندر اندر جائز ہے اور مقیم کے پیچھے مسافر کو پوری نماز پڑھنا چاہیے۔ کیونکہ حالتِ اقتداء میں اُس پر دو کی بجائے چار رکعت فرض ہوجاتی ہے۔

رہا کسی مقیم کا مسافر کے پیچھے نماز پڑھنا، خواہ وہ وقت کے اندر کی نماز ہو یا وقت نکل جانے کے بعد کی نماز ہو، بہرحال درست ہے۔ مقیم کو چاہیے کہ مسافر کے پیچھے دو رکعت نماز ادا کرے اور جب امام سلام پھیردے تو مقتدی (مقیم) کھڑا ہوجائے اور مسبوق کی طرح باقی ماندہ دو رکعتیں پوری کرلے۔

حنفیہ کہتے ہیں کہ اگر کسی نے پورے پندرہ روز متواتر (کسی جگہ) ٹھیرنے کا ارادہ کرلیا تو قصر کرنا منع ہوگا اگر اس عرصہ سے کم، خواہ ایک ہی ساعت کم ہو، ٹھیرنے کی نیت کی تو اُسے مقیم قرار نہیں دیا جائے گا اور نماز کا قصر کرنا صحیح ہوگا۔

جب کوئی شخص سفر سے اُس مقام پر واپس آجائے جہاں آغازِ سفر میں قصر درست ہوا تھا تو قصر باطل ہوجائے گا، خواہ وہ مقام اُس کا وطن ہو یا نہ ہو۔ اور سفر سے عملاً واپس ہونے اور واپسی کی نیت کرنے کا ایک ہی حکم ہے۔

قصر کرنا فرض نماز کی چار رکعتوں میں ہے۔ سُنّت کی اَدائی کی قید، سفر میں نہیں ہے۔

مالکیہ کہتے ہیں کہ قصر کی نیت صرف پہلی بار، سفر کے اندر، نمازِ قصر ادا کرنے میں کافی ہے۔ بعد کی سفری نمازوں میں اس کا دُہرانا ضروری نہیں ہے۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے ماہِ رمضان کی پہلی رات میں روزہ رکھ لینے کی نیت کرلینا، مہینہ کے باقی ایام میں روزہ کے لیے کافی ہے۔

نیتِ نمازِ قصر نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالٰی اَرْبَعَ رَکَعَاتِ صَلٰوۃِ (الظُّہر) فَرْضُ اللّٰہِ تَعَالٰی اَدَّیْتُ بِقَصْرِ الرَّکْعَتَیْنِ فَرْضَ ھٰذَا الْوَقْتِ اِقْتَدَیْتُ بِھٰذَا الْاِمَامِ مُتَوَجِّھًا اِلٰی جِھَۃِ الْکَعْبَۃِ الشَّرِیْفَۃِ اَللّٰہُ اَکْبَرْ۔

اعمال درست ہوں گے (حاشیہ شریف ص: ۱۸) اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ جدید کے لیے مسائلِ شرعیہ کا علم لابدی عشقِ الٰہی اور حصولِ مقصودِ اصلی (دیدارِ خدا) کی راہ میں ہرگز رکاوٹ نہیں ہے۔

دوسری نمازوں میں بھی اسی طرح نماز کا نام بدل کر نیت کرلیں۔

حضر کی قضا شدہ نماز سفر میں چار رکعت پڑھی جائے اور سفر کی قضا شدہ نماز حضر میں قصر کی جائے۔

حالتِ سفر میں قبلہ کی سمت معلوم نہ ہو تو غور و فکر کرے، جس جانب قبلہ ہونے کا یقین حاصل ہو جائے اس طرف نماز ادا کرے۔ بغیر غور و فکر نماز کی ادائی جائز نہیں۔ فقط

واللہ اعلم بالصواب

حقیر فقیر سید محمد عرف روشن میاں غفرلہٗ
(اہلِ ہستیرہ)

مسجد موسوی۔ چنچل گوڑہ
سہ شنبہ، ۱۸ر محرم الحرام ۱۴۰۳ھ
م ۲۵ر اکتوبر ۱۹۸۲ء (قبل ظہر)

تالیفِ ہٰذا "قصرِ نماز" کے ماخذ

۱: "سوانح مہدی موعودؑ" مولفہ حضرت سید ولی صاحبؒ سکندرآبادی
۲: "کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ" مطبوعہ، مصر، مصنفہ علامہ عبدالرحمٰن الجزیری
۳: "سیرِ مسعود" مصنفہ حضرت سید اشرف صاحب پالن پوری
۴: "المہدی الموعودؑ" مصنفہ حضرت سید حسین صاحب گھوری
۵: "صحیح مسلم"
۶: "مولود امامنا" مصنفہ حضرت میاں شاہ عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ (تابعی)
۷: موضح القرآن
۸: شرح وقایہ
۹: انتخاب الموالید

کتابِ ہٰذا ملنے کے پتے

۱: فقیر ابوالہادی سید قاسم منظور میاں غفرلہٗ ۷۴۳-۴-۱۶ نزد مسجد موسوی، نئی سڑک۔ چنچل گوڑہ۔ حیدرآباد
۲: سید باقر خوندمیری گتہ دار، نزد شہیدوں کا خطیرہ، چنچل گوڑہ۔ حیدرآباد
۳: سید زین العابدین، اہلِ ہستیرہ 741-4-16 نئی سڑک۔ چنچل گوڑہ۔ حیدرآباد